احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD   ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 19 جون 2007ء 3 جمادی الثانی 1428 ہجری 19 احسان 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 136

سود خور

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی شب میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے اور ان میں سانپ تھے جو باہر سے بھی نظر آ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو جبریل نے کہا یہ سود خور ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب التغلیظ فی الربا حدیث نمبر:2264)

جھگڑوں کے خاتمے، سلامتی پھیلانے اور مالی لین دین کے معاملات کی ادائیگی پر مبنی پُرمعارف نصائح

سود معاشرے میں فساد اور تباہی پھیلانے کا موجب بنتا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کیلئے ضروری ہے کہ غریبوں سے شفقت کرو اور انہیں فائدہ پہنچاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جون 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جون 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں قرآنی تعلیم کی روشنی میں معاشرے کے جھگڑے، فسادات کے خاتمے، سلامتی، امن، پیار اور صلح کے پھیلانے اور اسی طرح مالی لین دین کے معاملات کی ادائیگی کے بارے میں پُرمعارف نکات بیان فرمائے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ سود ایسی چیز ہے جو معاشرے میں فساد پھیلانے کا موجب بنتی ہے اور سود کی بڑی شدت سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سود لینے والوں سے اعلان جنگ کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ سود کے ایسے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں کہ بعض دفعہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک اچھا بھلا انسان دیوالیہ ہو جاتا ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے واضح حکم کے باوجود اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ فرمایا کہ بعض لوگ سود پر قرض لے کر جلسہ سالانہ پر لندن آ جاتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے، ہاں جن کے وسائل ہیں وہ آئیں مگر بلاوجہ اپنے پر قرضے چڑھا کر آنے کا کوئی مقصد نہیں۔ بہرحال یہ سودی قرض کی لعنت کئی گھروں کو برباد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو خدا پر توکل کرتا ہے، خدا اس کو پردۂ غیب سے اس سود کی لعنت سے پناہ دیتا ہے۔ یاد رکھو جیسے اور گناہ ہیں جس طرح کہ زنا اور چوری وغیرہ ہے اسی طرح سود لینا اور دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی رقم معین منافع کی شرط کے ساتھ کسی کو دیتے ہیں کہ ہر ماہ، چھ ماہ یا سال بعد اتنا منافع مجھے ادا ہوگا، تو یہ بھی سود کی ایک قسم ہے۔ یہ تجارت نہیں بلکہ تجارت کے نام پر دھوکہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے سود کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ ایک شخص اپنے فائدے کیلئے دوسرے کو روپیہ دیتا ہے اور اس کے ساتھ اپنا فائدہ یا منافع مقرر کرتا ہے۔ یہ فائدہ یا منافع مقرر کرنا سود ہے۔ یہ تعریف جہاں ثابت آئے گی وہ سود کہلائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق مواخات اور بھائی چارے کے ذریعے سے امن اور سلامتی پھیلانا چاہتا ہے اور یہ مواخات تب ہوگی جب غریب کا خیال رکھا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینا ہے تو اپنے غریب بھائیوں سے شفقت سے پیش آؤ اور انہیں فائدہ پہنچاؤ۔ احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف بہت نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا تجارت میں کن باتوں کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو، فساد اور رنجشیں نہ ہوں یا یہ کہ کس طرح شرائط طے ہونی چاہئیں۔ ان سے محفوظ رہنے کیلئے قرآن کریم کیا تعلیم دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایماندارو جب تم آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ چاہئے کہ لکھنے والا انصاف سے لکھے اور انکار نہ کرے۔ پس وہ اسی طرح لکھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے سکھایا ہے یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے، معاشرے میں لین دین کی وجہ سے جھگڑوں اور فسادوں کو دور کرنے کیلئے دین کا ہر حکم کامل اور مکمل دین ہونے کی دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ قرض، کاروبار اور لین دین کی شرطیں ہمیشہ تحریر میں لایا کرو، قرض کی مدت مقرر کرو تا کہ قرض لینے والے کو احساس ہو کہ میں نے فلاں تاریخ تک قرض واپس کرنا ہے اور قرض دینے والا بھی اسے بار بار تنگ نہ کرے اور اس میں دونوں کو خدا تعالیٰ کا تقویٰ مدنظر رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآنی تعلیمات پر عمل کر کے محبت اور سلامتی کو پھیلایا بھی جا سکتا ہے اور اس کا قیام بھی کیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں حکم ہے کہ اپنے ہی اموال آپس میں جھوٹ فریب کے ذریعہ نہ کھایا کرو۔ پھر رشوت دے کر غلط فیصلے اپنے حق میں نہ کراؤ۔ ایک دوسرے کے مال پر نظر رکھنے سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ اس وجہ سے جہاں دو گھروں میں نفرتیں پلتی ہیں وہاں معاشرے میں فتنہ و فساد بھی پیدا ہوتا ہے۔ ناجائز مال کھانے کی وجہ سے اپنے گھر کی سلامتی سے بھی پھر ایسے لوگ ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ پس اس بات کی بڑی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو سلامتی سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان چیزوں سے بچائے رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دار العلوم غربی حلقہ ثناء میں داخلہ برائے سال 2007ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 9۔اگست 2007ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش اور ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر (اگر ہو تو)

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

3۔ پرائمری سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

4۔ درخواست پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2007ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

4۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔ تمام درخواستیں دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں۔

انٹرویو/ٹیسٹ 19، 20۔اگست کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ 16۔اگست 2007ء کو نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔ کامیاب امیدواران کی لسٹ 22۔اگست 2007ء کی صبح 9 بجے ادارہ میں لگائی جائے گی۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

خطبہ جمعہ

درویشانہ زندگی گزارنے والے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی سوانح، خدمات، قربانیوں، خصائل حمیدہ کا تذکرہ اور احباب جماعت کو نصائح

وہ میرے دست راست تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا

ہر مخلص احمدی کو چاہیے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں

جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4 رمئی 2007ء (4 رہجرت 1386 ہجری شمسی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ جمعہ کو مَیں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی شدید بیماری کے پیش نظر دعا کی درخواست کی تھی، اس کے بعد مجھے کئی مخلصین کے خط بھی آئے، بڑے درد کے ساتھ لوگوں نے دعائیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور دو دن بعد وہ اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے (۔)

ان کی خدمات اور ان کی قربانیوں اور ان کی خوبیوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی گئی دعائیں یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور اگلے جہان میں ان کے درجات کی بلندی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ ایسے بے نفس قربانی کرنے والے اور ہمہ وقت وقف کی روح سے کام کرنے والے، غریبوں کی مدد کرنے والے، ان کے کام آنے والے، جماعت کی غیرت رکھنے والے اور خلافت کے فدائی سے اللہ تعالیٰ پیار کا سلوک فرمائے گا انشاء اللہ۔ انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں اعلیٰ علییّن میں جگہ عطا فرمائے گا۔ اب بھی لوگوں کے بے شمار تعزیت کے خطوط آ رہے ہیں، افسوس کے لئے لوگ مجھے ملنے بھی آئے، اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ جو اس دنیا میں آیا اس نے اس دنیا سے جانا بھی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ہمیشہ سے ہے اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اسی طرح چلتا رہے گا۔ لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی زندگیاں خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا درد رکھتے ہیں اور اس کے لئے عملی نمونے بھی دکھاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی یقیناً ایسے لوگوں میں سے ہی ایک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

ان کی وفات پر جیسا کہ مَیں نے کہا لوگوں کے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں اور ان خطوط میں یہ اظہار بھی ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی نسل کی ایک نشانی جو دارالمسیح قادیان میں تھی، اَب نہیں رہی۔ یہ صحیح ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بہت حد تک قادیان کے احمدیوں کے ساتھ خصوصاً اور جماعت ہندوستان کے افراد کے ساتھ عموماً ایسا تعلق رکھا ہوا تھا جس سے لوگوں کو بہت تسلّی ہوتی تھی اور آپ کی بات کا بہت پاس اور لحاظ رکھا کرتے تھے۔

ایک لمبا عرصہ ایسا بھی گزرا جس میں پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے تعلقات کی وجہ سے براہ راست مرکز سے یا اس جگہ سے جہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی تھی، تعلق نہ رہا۔ ایسے دَور بھی آتے رہے جب آج کی طرح ذرائع مواصلات نہیں تھے اور جو تھے وہ منقطع ہو جاتے رہے لیکن درویشان نے جماعت اور خلافت سے محبت اور وفا کے غیر معمولی نمونے دکھائے اور اس بات پر ان کو تسلّی ہوتی تھی کہ حضرت مسیح موعود کا پوتا اور حضرت مصلح موعود کا بیٹا ان کے درمیان موجود ہے اور اس بیٹے نے بھی خلافت سے محبت اور اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے نمونے عملاً دکھا کر جماعت کے احباب کو ہر وقت یہ احساس دلایا اور یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کی کہ جماعت اور خلافت ہی سب کچھ ہیں جس سے جڑے رہ کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

تقریباً 30 سال آپ نے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی امارت کے دور میں نہایت عاجزی اور وفا کے ساتھ ایک عام کارکن کی حیثیت سے اپنے عہد وفا کو نبھایا اور پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو 1977ء میں ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی بنایا تو اس اہم ذمہ داری کو بھی خوب خوب نبھایا۔ درویش بن کر گئے تھے تو درویشی میں زندگی گزاری، یہ خیال نہیں آیا کہ مَیں حضرت مسیح موعود کا پوتا ہوں، حالانکہ آپ کے مقام کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک موقع پر آپ کو فرمایا تھا جبکہ آپ پاکستان اپنی شادی کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے اور شادی کو ابھی چند دن ہی ہوئے تھے، اپنی اہلیہ کو ساتھ لے جانے کے لئے ان کے کاغذات کی تیاری کروا رہے تھے، تو جیسا کہ اس زمانے میں عموماً ہوتا تھا۔ دونوں ملکوں کے تعلقات ذرا ذرا سی بات پر خراب ہو جایا کرتے تھے (اب کچھ عرصہ سے ہی نسبتاً کچھ بہتری آ رہی ہے۔ یہ کھچاوٹ تو ہمیشہ سے رہی ہے۔) تو ایسے ہی ایک موقع پر جب آپ وہیں تھے، شادی کو چند دن ہوئے تھے، حضرت مصلح موعود نے محسوس کیا کہ حالات میں کھچاوٹ پیدا ہو رہی ہے تو آپ نے میاں صاحب (اپنے بیٹے) کو کہا کہ بیوی کے کاغذات تو بنتے رہیں گے، اِن کو تم چھوڑو اور فوری طور پر واپس چلے جاؤ کیونکہ اگر تم بھی یہاں رہے تو تمہارے نہ جانے سے خاندان حضرت مسیح موعود کا کوئی فرد قادیان میں نہیں رہے گا۔ اس لئے فوری طور پر جہاز کی سیٹ بک کرواؤ (کیونکہ آپ اس وقت بائی روڈ بارڈر کراس کر کے نہیں آئے تھے بلکہ حالات ایسے تھے کہ جہاز سے آئے تھے) اور فوراً سیٹ بک کروا کے واپس چلے جاؤ اور اگر جہاز کی سیٹ نہیں بھی ہوتی تو چارٹر جہاز بھی کروانا پڑے تو کرواؤ اور فوراً چلے جاؤ۔ لیکن فوری جانا بہر حال ضروری ہے ورنہ لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو جائے گا کہ گویا قادیان خالی ہو گیا کیونکہ اگر خاندان حضرت مسیح موعود نے ایسا نمونہ پیش نہ کیا اور قربانی نہ دی تو لوگ پھر کس طرح قربانی دیں گے۔ تقریباً انہی الفاظ میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جب مَیں 2005ء میں قادیان گیا ہوں تو مجھے یہ سارا واقعہ سنایا تھا۔

تو وہ نوجوان جو 21 سال کی عمر میں دیارِ مسیح کی حفاظت کے لئے چھوڑا گیا تھا، جو دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود کی وجہ سے قادیان کی موروثی جائیداد کا بھی مالک تھا، جس کا

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

باپ خلیفۂ وقت تھا، جس نے اپنے بیٹے کو یہ باور کروایا تھا کہ تمہارا قادیان میں رہنا ہی درویشان قادیان کے حوصلے بلند کرنے کا باعث بنے گا اور تمہاری وہاں موجودگی ضروری ہے۔ ان سب باتوں نے میاں صاحب کو اطاعت امیر سے باہر رہنے کے خیال کو دل میں جگہ نہیں لینے دی۔ بلکہ یہ احساس اور شدت سے پیدا ہوا کہ مَیں نے اطاعت امیر کے بھی اعلیٰ نمونے دکھانے ہیں تا کہ ہر درویش مجھے دیکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اطاعت امیر کے نمونے دکھائے۔ اور یہ یقیناً اُس اولوالعزم باپ کی نصیحتوں کا اثر تھا جو انہوں نے اپنے بچوں کو کی تھیں اور خاص طور پر شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے چھوڑے ہوئے اس درویش بچے کو کی تھی۔ جس میں ایک انتہائی اہم نصیحت یہ بھی تھی کہ تم نے یہ خیال اپنے دل میں کبھی نہیں لانا کہ تم ناظر ہو، نوجوانی ہی میں آپ کو نظارت ملی تھی، بلکہ ہمیشہ تمہارے دل میں یہ خیال رہے کہ تم حضرت مسیح موعود کے پوتے ہو اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنی ہے اور یہی اپنی اصل حیثیت سمجھنی ہے اور اپنے آپ کو اسی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے پوتے ہونے کے بعد کیا احساس ابھرنا چاہئے تھا؟ یقیناً یہی کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں اور یقیناً یہ کہ جس مقصد کے دعوے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا اس کی تکمیل کرنی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا۔ حضرت مسیح موعود کا اور جماعت کا وقار قائم کرنا ہے اور قائم رکھنا ہے۔ پس یہ باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے پلّے باندھیں اور عمل کیا اور نبھائیں اور خوب نبھائیں اور قادیان والوں، بھارت کی جماعتوں میں اس کو راسخ کرنے کی کوشش کی۔ پس ہر مخلص احمدی کو چاہے وہ قادیان کے رہنے والے ہیں، ہندوستان کی دوسری جماعتوں کے رہنے والے ہیں یا کہیں کے بھی رہنے والے ہیں اور ہر عہدیدار کو اور خاندان حضرت مسیح موعود کے ہر فرد کو ایسے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔

آپ کی پیدائش کے بارے میں مختصراً بتادوں کہ آپ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ جو حضرت سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب آف جدّہ کی صاحبزادی تھیں، ان کے بطن سے یکم اگست 1927 کو پیدا ہوئے تھے۔ یہاں یہ بھی ذکر کردوں کہ حضرت مصلح موعود کا پہلے شادی کا ارادہ نہیں تھا، بلکہ کہیں اور ہو گیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی کہ حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ کی شادی حضرت مصلح موعود سے ہو اور اس کے لئے حضرت (اماں جان) کو بھی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بھی اور دوسرے لوگوں کو بھی بعض ایسی خوابیں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بار بار ایسا اظہار ہوا جس کی وجہ سے یہ شادی ہوئی۔ اس کا ذکر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے جب حضرت مصلح موعود کا نکاح پڑھایا، اس وقت کیا تھا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پیدائش کے بارے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک رؤیا بھی ہے، وہ بیان کر دیتا ہوں۔ یہ مجھے میری خالہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ نے ایک خط میں لکھا۔ انہوں نے کوئی پرانا خط تلاش کیا تھا جو ان کی والدہ کو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے لکھا تھا یعنی ان کی والدہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو جو حضرت مصلح موعود کی اہلیہ تھیں۔ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ نے لکھا کہ میرا خیال ہے کہ میاں وسیم احمد صاحب پر یہ رؤیا پوری ہوتی ہے۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود کی بڑی بیٹی تھیں، انہوں نے اپنی بھاوج سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کو یہ خط لکھا تھا۔ لکھتی ہیں کہ حیرت ہے کہ ادھر آپ کے خط سے عزیزہ دلہن کے حمل کی خبر معلوم ہوئی اور مَیں اس شب کو خواب دیکھ چکی تھی کہ مَیں گویا بھائی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو خواب میں یہ خواب بتلا رہی ہوں (خواب میں یہ خواب بتا رہی ہیں) کہ حضرت مسیح موعود نے میرے ہاتھ پکڑ کر یہ بشارت دی ہے کہ اغلباً حفیظ اور تمہارے بھائی کے ہاں عزیزہ کے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا اور یہ بشارت سن کر بھائی صاحب بہت خوش ہوئے، خواب میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مَیں نے یہی چاہا تھا کہ عزیزہ سے ہو۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک موقع پر آپ کے بارے میں فرمایا کہ مَیں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ اب بظاہر تو قادیان کا علاقہ آباد اور سرسبز تھا لیکن قادیان کے درویشوں کی زندگی ابتدا میں نہایت تنگی اور خوف کی حالت میں تھی۔ گو کہ مومن مشکلات میں خوف نہیں کھاتا لیکن اردگرد کی .... آبادی نے جو صورتحال پیدا کی ہوئی تھی وہ بڑی فکر انگیز تھی۔ رہنے والوں کو بھی فکر تھی کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں چھوڑے گئے ہیں اس کا حق ادا کرسکیں گے یا نہیں اور دنیا کی جماعت کو بھی اور خلیفۂ وقت کو بھی یہ فکر تھی، جس کے لئے وہ دعائیں کرتے ہیں کہ کوئی خوف ان لوگوں کو جو عزم لے کے وہاں بیٹھے ہوئے تھے، اس عہد سے ہٹانے والا نہ ہو، اور وہ جو دیارِ مسیح میں شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے بھجوائے گئے ہیں اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ ان دنوں میں حالات اتنے کشیدہ تھے کہ قادیان میں رہنے والوں کو حکومتی ادارے بھی ہمیشہ شک کی نظر سے دیکھتے رہتے تھے اور پاکستان سے جو بعض ہندو سکھ وغیرہ ہندوستان آنے والے تھے، ان کی بھی دشمنی اس وجہ سے تھی کہ وہ پاکستان میں جو ظلم کا نشانہ بنے تھے یا جو بھی وجوہات تھیں، اس کی وجہ سے سخت مخالفت کی نظر سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے اور کوشش یہ ہوتی تھی کہ جب موقع ملے ان کو ختم کر دیں۔ ان حالات میں جبکہ باہر سے کھانے پینے کی اشیاء کی آمد بھی بند تھی۔ کچھ خوراک کا جو سٹاک رکھا ہوا تھا بس وہی استعمال ہوتا تھا۔ باقی کوئی آمد نہیں تھی۔ ماحول بھی انتہائی خوفناک تھا۔ قادیان کے ان درویشوں کے لئے جن کی تعداد چند سو تھی، یہ وقت واقعی وادی غیر ذی زرع کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم اور درویشوں کی کوششیں اور دعائیں اور خلیفۂ وقت کی دعائیں اور جماعت کی دعائیں اپنا اثر دکھانے لگیں اور ماحول سے تعلقات بھی پیدا ہونے شروع ہوئے، ان کے دل بھی نرم ہونے شروع ہوئے۔ اور پھر یہ لوگ، درویشان نسبتاً آزادی کا سانس لینے لگے۔ لیکن غربت اور مالی تنگی پھر بھی بڑے عرصہ تک قائم رہی۔ اس زمانے میں درویشان کے لئے جماعتی فنڈ سے بہت معمولی سا گزارہ الاؤنس مقرر تھا، اس میں مشکل سے کھانا پینا ہوتا ہوگا لیکن حضرت میاں صاحب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت تھی کہ گزارہ تو اتنا ہی ملے گا لیکن اُس فنڈ سے نہیں ملے گا جو جماعت کا ہے بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی ذاتی امانت میں سے اُن کو یہ دیا کرتے تھے۔

پھر آہستہ آہستہ حالات بہتر ہوئے تو ان لوگوں کی آمدنیاں بھی شروع ہوئیں، میاں صاحب کی آمد بھی زرعی زمین سے شروع ہوئی۔ بہرحال انتہائی تنگی اور ہر وقت دھڑکے کے دن تھے جو ان لوگوں نے، ابتدائی درویشوں نے گزارے اور یہ ان کی غیر معمولی قربانی ہے۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ اس بات میں بھی اللہ تعالیٰ کی گہری حکمت تھی کہ حضرت مصلح موعود کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ نے درویشی اور قربانی کا اس شخص کو موقع دیا جس کا ننھیال عرب سے تعلق رکھتا تھا اور اس علاقے کے قریب تھا جہاں اسماعیلی قربانی کی مثال قائم کی گئی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا جو خواب مَیں نے ابھی سنایا ہے اس سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ حضرت مصلح موعود کے الفاظ کہ مَیں نے یہی چاہا کہ عزیزہ سے ہو اور حضرت مسیح موعود کا خود آنا اور بشارت دینا، یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ اس بیٹے سے اللہ تعالیٰ نے کوئی غیر معمولی کام لینا تھا اور وہ کام قربانی کا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔

اس قربانی کی حضرت مرزا وسیم احمد صاحب میں کتنی تڑپ تھی اس کا اندازہ اُن کی اس بات سے ہوتا ہے کہ مَیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہیں رہنے دے۔ کیونکہ پہلے یہ اصول تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اولاد اور حضرت مسیح موعود کے خاندان کے افراد باری باری قادیان آ کر رہیں اور چند مہینے رہا کریں تا کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی موجود رہے۔ لیکن پھر حالات ایسے ہوئے کہ یہ آنا جانا بند ہو گیا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جو پاکستان میں ہیں وہ پاکستان میں رہیں گے، جو قادیان میں رہ گئے وہ بس وہیں رہ سکتے ہیں اور مزید کوئی نہیں آئے گا۔

تو اپنی اس خواہش کا ذکر کرتے ہوئے میاں وسیم احمد صاحب نے ایک دفعہ بتایا کہ میری یہ دلی

خواہش اور دعا تھی کہ مَیں قادیان میں ہی رہ کر خدمت بجالاؤں۔ چنانچہ اس کے لئے ایک دن مَیں نے اپنا جائے نماز لیا اور قصرِ خلافت قادیان کے بڑے کمرے میں چلا گیا اور وہاں جا کر مَیں نے نفل شروع کر دیئے اور جیسا کہ بتایا جاتا ہے کہ دعا قبول ہونی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سامان پیدا کرتا ہے، مجھے اتنی الحاح کے ساتھ دعا کا موقع ملا کہ لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ اس کو قبول فرما لے گا اور مَیں نے دعا کی اور خدا تعالیٰ سے کہا کہ مَیں نے قادیان سے نہیں جانا تُو کوئی ایسے سامان کر دے اور پھر کہتے ہیں کہ قادیان کے غیر (مذاہب کے لوگوں) نے حکومت کو شکایت کی کہ یہ قافلے یہاں آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہاں آتے ہیں تو یہاں کے وفادار بن جاتے ہیں، اور پاکستان جاتے ہیں تو پاکستان کے یہ لوگ وفادار بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ یہی کہتے ہیں اس لئے اس سلسلے کو بند کیا جانا چاہئے۔ چنانچہ ان کی شکایت پر حکومت نے یہ پابندی لگادی کہ کوئی آ جا نہیں سکتا اور اس طرح میاں صاحب پھر مستقل قادیان کے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے وہاں رہنے کا انتظام کر دیا۔

اب کچھ اور قربانیوں کا ذکر ہے۔ وہاں کے حالات میں کس طرح رہے اور جب بھی موقعے آئے اللہ تعالیٰ نے کیسے ان کو صبر اور حوصلے سے تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق دی۔ مثلاً 1952ء میں جب حضرت (۔) نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی تو حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ پاکستان نہیں جا سکتے تھے اور یہ صدمہ آپ نے ہندوستان میں تنہائی میں ہی برداشت کیا۔ میرا خیال ہے ان دنوں آپ تعلیم کے سلسلے میں لکھنؤ میں تھے۔ کچھ عرصہ کے لئے تفسیر کا علم حاصل کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود نے آپ کو لکھنؤ بھجوایا تھا اور وہیں آپ نے حکمت بھی پڑھی تھی۔

حضرت مصلح موعود کو اپنے اس مجاہد درویش بیٹے سے ان کی قربانی کی وجہ سے بہت تعلق تھا اور یہ جو مَیں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود نے آپ کو، جب آپ شادی کی غرض سے پاکستان آئے ہوئے تھے، بعض وجوہات کی وجہ سے یہ کہا کہ فوری واپس چلے جاؤ، تو اُس وقت جب ان کو جہاز کی سیٹ مل گئی لیکن جہاز نے دو دن بعد روانہ ہونا تھا۔ حضرت مصلح موعود کو جب پتہ لگا تو آپ خود بھی لاہور تشریف لے آئے۔ یہ نہیں کہا کہ دو دن رہتے ہیں تو ربوہ آ جاؤ بلکہ میاں صاحب کو کہا وہیں ٹھہرو، مَیں آ رہا ہوں اور خود لاہور تشریف لائے، مختلف ہدایات اور نصائح فرمائیں، دعائیں دیں اور اپنے سامنے ان کو رخصت کیا۔ آپ یہ دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے قادیان پہنچائے اور ان کو موقع ملے کہ دیارِ مسیح کی حفاظت کی ذمہ داری کو نبھا سکیں۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے بعد میں میاں صاحب کو بتایا، میاں صاحب نے اس کا خود ہی ذکر کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود جب والٹن ائر پورٹ (اس زمانے میں لاہور میں والٹن ائرپورٹ ہوتا تھا) میں جہاز پر چڑھانے کے لئے آئے تو جب تک جہاز نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا مسلسل جہاز کو دیکھتے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔

پھر حضرت مصلح موعود کے اس تعلق کو حضرت بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ جب کاغذات مکمل ہو گئے اور شادی کے ایک سال کے بعد میں قادیان جانے لگی تو حضرت مصلح موعود نے خاص طور پر مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ اُمّ ناصر کے مکان میں رہنا جہاں حضرت مسیح موعود کے کثرت سے قدم پڑے ہیں اور اس کے صحن میں حضور نے درس بھی دیا ہوا ہے (غالباً حضرت مصلح موعود کا درس ہی مراد ہو گا، واضح نہیں ہے)

حضرت میاں وسیم احمد صاحب کی خدمات صدر انجمن کی جائیدادوں کو واگزار کرانے کے لئے بھی بڑی نمایاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے خاندان کا ہونے کی وجہ سے، آپ کا پوتا ہونے کی وجہ سے، حکومت نے اس بات کو بھی کنسیڈر (Consider) کیا اور انجمن کی جائیداد واپس ملی ورنہ کئی بہانے ہو سکتے تھے۔ اِس کے لئے آپ نے بڑے بڑے افسران سے رابطے کئے، بلکہ اس زمانے میں وزیراعظم ہندوستان جواہر لعل نہرو تک سے رابطے کئے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، اس کے مثبت نتائج نکلے۔

1963ء میں آپ کی والدہ محترمہ سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی وفات ہوئی اور بڑی مشکل سے آپ کو پاکستان آنے کی اجازت ملی اور آپ تدفین کے وقت پہنچ سکے۔

پھر 1965ء میں پاکستان بھارت کی جو جنگ ہوئی اس میں رابطے بالکل ختم ہو گئے تھے، ڈاک اور ٹیلیفون وغیرہ کے انڈیا اور قادیان سے سب رابطے ختم تھے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مصلح موعود کی بیماری کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان کی خبروں سے پتہ لگی تھی اور پھر وفات کی اطلاع بھی ریڈیو پاکستان سے ہوئی۔ پھر انہوں نے جماعت سے رابطے کئے اور پھر سری لنکا سے کنفرمیشن ہو گئی۔ تو بہر حال حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت بھی یہ قادیان میں تھے۔

اس کے بارہ میں لکھنے والے لکھتے ہیں کہ جب حضرت مصلح موعود کی وفات ہوئی تو انہوں نے تمام درویشان کو (۔) مبارک قادیان میں اکٹھا کیا اور وہاں تقریر کی اور درویشان قادیان کو شدید صدمہ کے وقت صبر اور دعاؤں کی تلقین کی اور پھر فرمایا کہ میری ہمیشہ یہ دعا اور تڑپ رہی ہے کہ اے خدا جب بھی حضرت ابا جان یعنی حضرت مصلح موعود کا آخری وقت آئے تو مَیں ان کے پاس موجود رہوں۔ مگر ایسے حالات میں حضور کی وفات ہوئی ہے کہ میرا جانا ممکن نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سمجھایا کہ قادیان اور ہندوستان کے سارے احمدی افراد حضرت مصلح موعود کے بچوں کی طرح ہی ہیں سب کو جدائی کا یکساں صدمہ پہنچا ہے تم بھی ان کے ساتھ جدائی کا ویسا ہی صدمہ برداشت کرو جیسا کہ وہ کر رہے ہیں اور تمہارا قادیان رہنا ان کے لئے موجب ڈھارس اور تسلی ہو گا۔

پھر 1971ء میں دونوں ملکوں کے حالات خراب ہوئے اور بعض افسران نے قادیان کی احمدی آبادی کو زبردستی قادیان سے نکالنے کی کوشش کی اور چھوٹے افسران نے حکم جاری کیا کہ یہ نکل جائیں اور بہانہ یہ کیا کہ ہم آپ کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، قادیان میں رہ کر ہم حفاظت نہیں کر سکتے۔ اس لئے محلّہ احمدیہ اور دارالمسیح سب چیزیں خالی کرو تا کہ ایک جگہ ہم تم لوگوں کو جمع کر دیں اور وہاں تمہاری حفاظت کر سکیں۔ اصل میں تو حفاظت مقصد نہیں تھا۔ میرا خیال ہے شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا، بلکہ خیال کیا، بڑا واضح ہے کہ ان لوگوں کو شک کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ تو اس موقع پر بھی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے قادیان کے تمام احمدی احباب کو (۔) مبارک میں جمع کیا اور ایک بڑی پرسوز تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے ہم اس کو قطعاً نہیں چھوڑیں گے۔ اُن کی نیت تو یہ تھی کہ اس طرح یہ خالی کریں گے اس کے بعد ہم جگہوں پر قبضہ کر لیں گے۔ اس تقریر میں آپ نے کہا کہ یہ ہمارا دائمی مرکز ہے اس کو ہم قطعاً نہیں چھوڑیں گے آج کی ایک رات ہمارے پاس ہے، اپنی دعاؤں کے ذریعہ عرش الٰہی کو ہلا دیں۔ اگر حکومت کا ہمارے بارے میں یہی قطعی فیصلہ ہے تو یاد رکھو ایک بچہ بھی خود سے قادیان سے باہر نہ جائے گا۔ ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے لیکن مقامات مقدسہ اور قادیان سے باہر نہیں نکلیں گے۔ نیز فرمایا کہ آپ یاد رکھیں کہ مَیں بھی یہاں سے خود باہر نہیں جاؤں گا اگر حکومت کے کارندے مجھے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جائیں تو لے جائیں لیکن اپنے پیروں سے چل کر نہ جاؤں گا۔ آپ میں سے ہر درویش اور درویش کے بچے کی یہی پوزیشن ہونی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے لے جائیں اور یہ کہیں کہ ہم تمہارے میاں صاحب کو لے گئے ہیں اس لئے تم بھی چلو۔ وہ مجھے لے جاتے ہیں تو لے جائیں۔ آپ نہیں جائیں گے اور ہر فرد جماعت کے منہ سے بس یہی آواز نکلنی چاہئے کہ ہم قادیان کو نہیں چھوڑیں گے۔ تو لکھنے والے کہتے ہیں کہ اس رات قادیان کے بچے بچے کی یہ حالت تھی کہ ہر شخص اس رات جس طرح خدا تعالیٰ سے آدمی لپٹ جاتا ہے، لپٹا ہوا تھا۔ (۔) مبارک کا گوشہ گوشہ اور (۔) اقصیٰ کا کونہ کونہ، بہشتی مقبرے میں ہر جگہ دعائیں ہو رہی تھیں اور کہتے ہیں ہر گھر کی دیواریں اس بات کی گواہ ہیں کہ درویشوں کے دلوں سے یہ نکلی ہوئی آہیں اور چیخیں آستانہ الٰہی پر دستک دینے لگیں۔ اُن کی سجدہ گاہیں تر ہو گئیں، اُن کی جبینیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکی رہیں۔ سینکڑوں ہاتھ

خداتعالیٰ کے حضور اٹھتے رہے اور رات اور دن انہوں نے اسی طرح گزار دیا اور آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبولیت کا درجہ دیا اور اگلے دن پھر کچھ وفود ملنے گئے، فوجی افسران خود قادیان آئے اور مقامات مقدسہ کا معائنہ کیا، احمدیہ محلّہ کا معائنہ کیا اور پھر D.C صاحب وغیرہ کی سفارش پر یہ فیصلہ منسوخ ہو گیا۔

آپ کی دعاؤں کے بارے میں وہاں رہنے والے ہمارے ایک (مربی) نے مجھے لکھا کہ مجھے کچھ عرصہ دارالمسیح میں رہنے کا موقع ملا تو مَیں نے اکثر دیکھا کہ میاں وسیم احمد صاحب رات کو بیت الدعا میں یا اور جگہوں پر جہاں حضرت مسیح موعود دعائیں کرتے رہے ہیں وہاں دعاؤں میں مشغول ہیں۔

1977ء میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے آپ کو امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا۔ آپ نے اس لحاظ سے انتظامی خدمات بھی انجام دیں۔

1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی آپ ربوہ نہیں جا سکتے تھے آپ کی دو بڑی بیٹیوں کی تو شادیاں ہو چکی تھیں۔ چھوٹی بیٹی اور بیٹا شاید آپ کے ساتھ تھے تو آپ کی بیٹی امتہ الرؤف کا بیان ہے کہ ابا کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور حضور کی وفات کے اگلے روز ایک خط لے کر امّی کے اور میرے پاس لائے کہ اس کو پڑھ لو اور اس پر دستخط کر دو۔ یعنی اپنی اہلیہ اور اپنی بیٹی کے پاس لائے کہ دستخط کر دو۔ اس میں بغیر نام کے خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کرنے کے متعلق لکھا تھا۔ خلیفۃ المسیح الرابع لکھ کر بیعت تھی کہ یہ مَیں ابھی بجھوا رہا ہوں تو یہ بیٹی کہتی ہیں کہ مَیں نے اس پر کہا کہ ابا ابھی تو خلافت کا انتخاب بھی نہیں ہوا، ہمیں پتہ نہیں کہ کون خلیفہ بنے گا۔ تو کہتے ہیں کہ مَیں نے خلیفہ کا چہرہ دیکھ کر بیعت نہیں کرنی بلکہ مَیں نے تو حضرت مسیح موعود کی خلافت کی بیعت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے اس کی مَیں نے بیعت کرنی ہے۔ اس لئے مَیں نے یہ خط لکھ دیا ہے اور مَیں اس کو روانہ کر رہا ہوں تاکہ خلافت کا انتخاب ہو تو میری بیعت کا خط وہاں پہنچ چکا ہو۔ تو یہ تھا خلافت سے عشق اور محبت اور اس کا عرفان۔ اللہ کرے ہر ایک کو حاصل ہو۔

مخالفین کی طرف سے آپ پر بعض جھوٹے مقدمے بھی بنائے گئے۔ بعض اپنوں نے بھی آپ کو بعض پریشانیوں میں مبتلا کیا لیکن بڑے حوصلے اور صبر سے آپ نے ہر چیز برداشت کی۔ بلکہ ان مخالفین میں سے سنا ہے، اب ان کی وفات پر تعزیت کے لئے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔

جشن تشکر کے وقت آپ نے سارے بھارت کا دورہ کیا، جماعتوں کو آرگنائز کیا، ان کو بتایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ ہوا۔ اس وقت آپ نے ساری انتظامی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ پھر جب 2005ء میں میرا دورہ ہوا ہے اس وقت آپ کی طبیعت بھی کافی خراب تھی، کمزوری ہو جاتی تھی، بڑی شدید انفیکشن ہو گئی۔ جلسہ پہ پہلے اجلاس کی انہوں نے صدارت کرنی تھی اور بیمار تھے، بخار بھی تھا لیکن چونکہ میرے سے منظوری ہو چکی تھی، تو اتفاق سے جب مَیں نے گھر آ کے ایم ٹی اے دیکھا تو صدارت کر رہے تھے، مَیں نے پیغام بھجوایا کہ آپ بیمار ہیں چھوڑ کے آ جائیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ مجھے بخار ہے، مَیں بیمار ہوں، بیٹھ بھی نہیں سکتا سخت کمزوری کی حالت تھی لیکن اس لئے کہ اجلاس کی صدارت کے لئے میری خلیفہ وقت سے منظوری ہو چکی ہے، اس لئے کرنی ہے۔ خیر اس پیغام کے بعد وہ اٹھ کر آ گئے۔ اس حالت میں ہی نہیں تھے کہ بیٹھ سکتے۔ تو انتہائی وفا سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے والے تھے اور پھر مَیں نے دیکھا کہ جہاں ہماری رہائش تھی، وہاں گھر میں بعض چھوٹے چھوٹے کام ہونے والے تھے تو مستریوں کو لا کر کھڑے ہو کر اپنی نگرانی میں کام کرواتے تھے، حالانکہ اُس وقت ان کو کمزوری کافی تھی۔ خلافت سے عشق کی مَیں نے کچھ باتیں بتائی ہیں، کچھ آگے بتاؤں گا۔

پھر ان میں توکّل بڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا محبت کا تعلق تھا، توکّل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود سے بہت عشق تھا اور وہی عشق آگے خلافت سے چل رہا تھا اور خلافت سے عقیدت اور اطاعت بہت زیادہ تھی۔ پھر لوگوں سے بے لوث محبت تھی۔ خدمت کا جذبہ تھا۔ (رفقاء) حضرت مسیح موعود کا بے انتہا احترام کیا کرتے تھے، درویشان سے آپ کو بڑی محبت تھی۔ بلکہ ایک دفعہ کسی نے درویشان کے متعلق بعض ایسے الفاظ کہے جو آپ کو پسند نہیں آئے تو اس پر آپ نے بڑی ناپسندیدگی کا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ حالانکہ طبیعت ان کی ایسی تھی کہ لگتا نہیں تھا کہ کبھی ناراضگی کا اظہار کر سکیں گے۔ لیکن درویشان کی غیرت ایسی تھی کہ اس کو برداشت نہیں کر سکے۔

مہمان نوازی آپ کا بڑا خاصہ تھی۔ رات کے وقت آپ کو کوئی ملنے آ جاتا تو بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ آپ کی بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ عیدین کے موقع پر مجھے خاص طور پر بیواؤں سے ملنے اور انہیں تحفہ پیش کرنے کے لئے بھجواتے تھے۔ اگر کوئی عورت، مرد بیمار ہو جاتا تو اس کی عیادت کے لئے جاتے اور اگر کوئی زیادہ بیمار ہوتا تو اس کو امرتسر ہسپتال بھجوانے کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے درویشوں کو بالکل بچوں کی طرح پالا ہے۔ مہمان نوازی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہم تین مہینے باہر رہ کر آئے اور گھر آئے ہیں تو کوئی مہمان آ گیا۔ تو انہوں نے کہا مہمان آیا ہے کچھ کھانے پینے کو بھجواؤ تو مَیں نے کہا ابھی تو ہم اترے ہیں۔ پتہ نہیں گھر میں کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں، کیا بھیجوں؟ تو میاں صاحب نے کہا اس قسم کے جواب نہیں دینے چاہئیں۔ تلاش کرو، کچھ نہ کچھ مل جائے گا، خیر بسکٹوں کا ایک ڈبہ مل گیا، وہ بھجوایا۔ تو ذرا ذرا سی بات کا خیال رکھنے والے تھے۔

غیروں سے تعلقات کے پہلے تو یہ حالات تھے پھر یہ تعلقات بھی اتنے وسیع ہوئے کہ ہر کوئی گرویدہ تھا۔ اب جب مَیں 2005ء میں دورے پر گیا ہوں، ہوشیار پور بھی ہم گئے ہیں۔ وہاں رہنے والی بعض اہم شخصیتوں نے آپ کی وجہ سے مجھے بھی اپنے گھروں میں بلوایا اور بڑا محبت کا اظہار کیا۔ سکھوں میں سے، ہندوؤں میں سے، جو بھی غیر ملتے تھے آپ کی بڑی تعریف کیا کرتے تھے اور آپ کے اخلاق کے معترف تھے۔ اب بھی آپ کی وفات پہ بہت سارے پڑھے لکھے سکھ، ہندو آئے۔ ممبر آف پارلیمنٹ، کاروباری لوگ، وکلاء، غریب آدمی، بلکہ ایک اسمبلی کے سابق سپیکر بھی آئے، سب کی آوازیں مَیں ویڈیو میں سن رہا تھا۔ انتہائی تعریف کر رہے تھے کہ ایسا شخص ہے جنہوں نے مذہب سے بالا ہو کر ہمارے سے تعلق رکھا اور ہمیں بھی یہی سکھایا کہ انسانیت کے ناطوں کو مضبوط کرنا چاہئے، انسانیت کے رشتوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔ ہر ایک ان کا گرویدہ تھا۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے واقعات ہیں جو لوگوں نے مجھے تعزیت کے خطوط میں لکھے ہیں۔ مَیں ان کا ذکر کروں تو بہت لمبا قصہ ہو جائے گا۔

پھر حضرت میاں صاحب کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ بڑے نپے تلے انداز میں، بڑے سوچ سمجھ کے بات کیا کرتے تھے، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو جماعتی روایات سے ہٹ کر ہو۔ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو حضرت مسیح موعود اور آنحضرتﷺ کے مقام کو نہ سمجھتے ہوئے ہو، کہیں کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جس سے بڑائی کی بُو آتی ہو، جس میں درویشانہ عاجزی کا فقدان ہو اور پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو میری بات دور کر دے۔

ایک دفعہ کینیڈا میں کسی نے آپ سے درویشوں کی قربانیوں اور حفاظت مرکز کے کام کو سراہتے ہوئے آپ کی بڑی تعریف کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو امر واقعہ یہ ہے کہ ہم درویشوں نے قادیان کی حفاظت نہیں کی بلکہ قادیان کے مقامات مقدسہ اور وہاں کی جانے والی دعاؤں نے نہ صرف قادیان کی بلکہ اس کے رہنے والوں کی بھی حفاظت کی ہے۔

تو یہ ہے ایک مومن کی سوچ اور ادراک کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے دعا کے مواقع مہیا فرمائے اور اپنے پیارے مسیح کی مقدس بستی کو

ہر شر سے محض اپنے فضل سے بچایا۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے مقامات مقدسہ کے ساتھ ہماری بھی حفاظت فرمائی۔ کسی نے ایک تعزیت کا خط لکھا اس میں یہ فقرہ مجھے بڑا اچھا لگا، آپ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے مجاہدانہ شان سے درویشانہ زندگی گزاری اور حقیقت یہی ہے۔

پھر مالی تحریکات میں بھی حسب استطاعت خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ہر تحریک جو خلیفہ وقت کی طرف سے ہوتی تھی پہلے خود حصہ لیتے، پھر جماعت کو توجہ دلاتے تھے۔ ابھی وفات سے چند دن پہلے مجھے لکھا کہ مَیں نے خلافت جوبلی کے لئے ایک لاکھ روپے کا وعدہ کیا تھا اور میرے ذہن سے اتر گیا کہ اس کی ادائیگی کرنی ہے۔ بڑا معذرت خواہانہ خط تھا اور لکھا کہ الحمدللہ مجھے وقت پہ یاد آ گیا اور مَیں نے آج اس کی ادائیگی کر دی ہے اور یہ بھی حساب وفات سے چند دن پہلے صاف کر کے گئے۔ وصیت کا حساب ساتھ ساتھ صاف ہوتا تھا۔ زندگی میں جائیداد کا حساب بھی اپنی زندگی میں صاف کر دیا۔ اور 1/9 کی وصیت تھی۔ درویشوں کی خودداری کا واقعہ تو مَیں بیان کر چکا ہوں۔

خلافت سے تعلق کے بارہ میں دوبارہ بتاتا ہوں۔ کوئی حکم جاتا تھا، کوئی ہدایت جاتی تھی تو من وعن انہی الفاظ میں اس کی فوری تعمیل ہوتی تھی۔ یہ نہیں ہوتا تھا، جس طرح بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ اگر کوئی فقرہ زیادہ واضح نہیں ہے تو اس کی توجیہات نکالنا شروع کر دیں گے۔ جس کے دو مطلب نکلتے ہوں تو اپنی مرضی کا مطلب نکال لیں۔ بلکہ فوری سمجھتے تھے کہ خلیفۂ وقت کا منشاء کیا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے باوجود بیماری کے خلیفۂ وقت کی طرف سے آمدہ ہدایت پر اگر ضرورت ہوتی تو خود جا کے تعمیل کرواتے۔ گزشتہ دنوں ڈیڑھ سال پہلے جو زلزلہ آیا، اس کی وجہ سے (۔) اقصیٰ کو بھی کافی نقصان پہنچا تھا۔ تو (۔) کی مرمتیں ہو رہی تھیں۔ یہاں سے انجینئر جاتے رہے ہیں۔ وہاں کی زمین کی ٹسٹنگ (Testing) کے لئے کہ مزید کیا جائزہ لینا ہے، کھدائی کر کے دیکھنی تھی۔ یہ کام میاں صاحب کے بغیر بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن خود وہاں موقع پر پہنچے اور اپنی نگرانی میں یہ کروایا اور جو انجینئر یہاں سے گئے، بڑا ہنس کے پھر ان انجینئر صاحب کو میرے متعلق کہا کہ انہیں یہ بتا دینا کہ مَیں وہاں موجود تھا۔ یہ بتا دینا کہ مجھ سے چلا نہیں جاتا تھا لیکن اس کے باوجود مَیں یہاں آ کے کھڑا ہو گیا۔ یہ نہیں کہ کوئی اظہار تھا کہ دیکھو مَیں بیماری کے باوجود یہاں آ گیا ہوں۔ احسان کے رنگ میں نہیں بلکہ اس لئے کہ خلیفۂ وقت کی دعائیں میرے ساتھ ہو جائیں گی۔ تو یہ تھا ان کا خلافت سے تعلق۔

گزشتہ دنوں چند ماہ پہلے باوجود بیماری کے کشمیر کا بڑا تفصیلی دورہ کیا اور ہر جگہ خلافت سے تعلق کے بارے میں لوگوں کو تلقین کی۔

پھر یہ ہے کہ لوگ آپ کو دعا کے لئے جو خطوط لکھتے تھے، آپ کے نام سے خطوط لکھے جاتے تھے لیکن اگر یہ سمجھتے تھے کہ ایسے خطوط خلیفہ وقت کے پاس جانے چاہئیں تو یہاں بھجوا دیا کرتے تھے تا کہ ان لوگوں کے لئے دعا ہو جائے اور یہاں سے بھی جواب چلا جائے۔ مجھے انہوں نے لکھا کہ پچھلے دنوں میں بیماری کچھ زیادہ ہو گئی تھی، ہ صحیح کام نہیں ہو رہا اس لئے کچھ عرصہ کے لئے کسی کو مقرر کر دیں، ایک ذمہ داری سپرد کر دیں۔ اس پر مَیں نے ان کو لکھا تھا کہ کسی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض کام ہیں جس سے چاہے لے لیا کریں، ناظر اعلیٰ آپ ہی رہیں گے۔ اب میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی یہ کام کرتے رہے ہیں اور ایک معاملے کی رپورٹ ابھی چند دن پہلے مجھے ان کی وفات کے بعد آئی، اس پر ان کے دستخط تھے اور 25/اپریل کی تاریخ تھی۔ یعنی اس وقت بھی جس دن یہ ہسپتال داخل ہوئے ہیں اور شدید انفیکشن تھی، بخار 05-104 تک پہنچا ہوا تھا۔ لیکن وہ ساری رپورٹ دیکھی اور اس پر دستخط کئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود کے اس فرزند اور آپ کی نشانی کے درجات بلند فرمائے جس نے اپنے درویشی کے عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ قدرتی طور پر ان کی وفات کے ساتھ مجھے فکرمندی بھی ہوئی کہ ایک کام کرنے والا بزرگ ہم سے جدا ہو گیا۔ **وہ صرف میرے ماموں نہیں تھے بلکہ میرے دست راست تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں میرا سلطان نصیر بنایا ہوا تھا۔** تو فکرمندی تو بہر حال ہوئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ کے سلوک اور حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو دیکھ کر تسلی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اپنے فضل سے یہ خلا بھی پُر فرمائے گا اور انشاءاللہ پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے والے سلطان نصیر عطا فرمائے گا اور فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ درویشوں کی اولادوں کو اور قادیان کے رہنے والے ہر فرد کو ان قربانی کرنے والے درویشوں کی یادیں زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اس وقت جو چند ایک درویشان ان کے پاس رہ گئے ہیں، ان کی خدمت کی بھی ان کو توفیق دے۔ قادیان میں رہنے والا ہر احمدی اس مقام کو سمجھے جو دیار مسیح میں رہنے والے کا ہونا چاہئے۔ جب بزرگ اٹھتے ہیں تو نئی نسل کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور جو زندہ قومیں ہیں ان کی نئی نسلیں پھر ان کی ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔

پس مَیں امید رکھتا ہوں کہ قادیان کے رہنے والے سب واقفین زندگی اور عہدیداران پہلے سے بڑھ کر پیار محبت اور بھائی چارہ کا ایک دوسرے سے سلوک کریں گے اور یہ سلوک کرتے ہوئے نیکی اور تقویٰ میں ترقی کریں گے۔ قادیان کا رہنے والا ہر احمدی حضرت مسیح موعود کی روحانی اولاد ہونے کے ناطے اس کا حق ادا کرے گا اور جس طرح ہمارے یہ بزرگ اُن جگہوں پر سجدہ ریز ہوئے جہاں مسیح الزمان نے سجدے کئے اور اُن جگہوں کو اپنی دعاؤں سے پر کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے ان جگہوں میں جماعت کی ترقی کے وعدے فرمائے تو یہ لوگ (نئی نسل) جو وہاں رہنے والے ہیں یہ بھی ان جگہوں پہ جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں گے، دعائیں کریں گے اور اس کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے ان فکروں سے آزاد کریں گے کہ قادیان میں نیکی اور تقویٰ پر چلنے والے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والوں کی کمی ہو رہی ہے۔ بلکہ یہی خوشی کی خبریں پہنچیں گی کہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق دے۔

دنیا کی جماعتوں پر بھی قادیان کا حق ہے کہ اس بستی کے رہنے والوں کے لئے ہر احمدی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مسیح کی بستی کا حق ادا کرنے والے پیدا فرماتا رہے۔ حضرت میاں صاحب کی بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کریں۔ وہ بھی بیمار رہتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہمت اور حوصلہ دے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ یہ بھی بڑی بابرکت وجود ہیں۔ انہوں نے جماعت کی خواتین کو، عورتوں کو اکٹھا کرنے میں، Organize کرنے میں، ان سے ہمدردیاں کرنے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ گو کہ ان میں سے کوئی بھی قادیان میں نہیں ہے۔ بچیاں شادی ہو کے پاکستان چلی گئیں، اب وہ پاکستانی شہریت رکھتی ہیں، بیٹا اُن کا امریکہ میں ہوتا ہے لیکن جہاں بھی ہیں اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ان خصوصیات کے حامل بننے کی کوشش کریں جو ان کے باپ میں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا بعض غیر بھی بلکہ بڑی کثرت سے غیر آ کے حضرت میاں صاحب کا افسوس کر رہے ہیں۔ تو قادیان کی انتظامیہ میرا یہ خطبہ سن رہی ہے، میری طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

(نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم داؤد احمد صاحب چیمہ جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ شمسہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم عتیق احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب چیمہ کو 5 نومبر 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام حفصہ چیمہ عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری محمد ابراہیم چیمہ صاحب فیکٹری ایریا کی نسل سے ہے۔ احباب کی خدمت میں بچی کے نیک اور صالح ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ مکرم شیخ محمد علی صاحب ابن مکرم شیخ محمد بشیر صاحب مرحوم اعظم مارکیٹ لاہور بعمر 78 سال مورخہ 16 مئی 2007ء کو شالیمار ہسپتال لاہور میں چندروز بیمار رہ کر وفات پا گئے آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاہور نے مورخہ 17 مئی 2007ء صبح ساڑھے سات بجے مصری شاہ میں پڑھائی بعد میں ان کی نماز جنازہ مکرم محمد آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی اور دعا بھی محترم مربی صاحب نے کروائی۔ مکرم شیخ محمد علی صاحب مرحوم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امرتسری کے داماد تھے مرحوم نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں ان کے بیٹے مکرم شیخ عقیل انور صاحب مکرم شیخ نثار جمشید صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ اور مکرم شیخ آصف محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور خدمت سلسلہ کرنے والے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد اسماعیل صاحب نمبردار تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم ارشاد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ میادی نانوں ضلع نارووال کے نکاح کا اعلان محترم عمران احمد صاحب کاہلوں معلم وقف جدید نے مکرمہ راحلیہ منشاء صاحبہ بنت مکرم محمد منشاء صاحب سالک آباد کالونی بند روڈ بکر منڈی لاہور کے ہمراہ 20 مئی 2007ء کو بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر حلقہ شیزان فیکٹری لاہور میں کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

زیپلن فضا میں بھیجا گیا

19 جون 1910ء کو دنیا کا پہلا Zeppelin فضا میں بھیجا گیا۔ اس جہاز میں مسافر ائیرکرافٹ میں نہیں بلکہ ایک سگار کی شکل کی المونیم کے بنے ہوئے فریم ورک سے بندھے ہوئے ایک گیس بیگ میں بٹھائے گئے تھے۔ دنیا کا یہ پہلا پسینجر ایئر شپ Ferdmend Von Zeppelin نے ڈیزائن کیا تھا، اپنے ڈیزائنر کی مناسبت سے Zeppelin کہلایا۔

Zeppelin 1838ء میں جرمنی میں پیدا ہوا۔ جرمن آرمی میں افسر رہا۔ 1860ء میں ملٹری آبزرور کی حیثیت سے امریکن سول وار میں Union Army کے ساتھ رہا۔ جہاں اس نے غباروں کے ذریعے ملٹری کے کاموں کی دیکھ بھال کا مشاہدہ کیا اور بہت متاثر ہوا۔ 1893ء میں اس نے فوج سے استعفیٰ دے دیا اور Baloon Craft, Air Craft بنانے کی طرف مائل ہوا۔ جولائی 1900ء میں اس نے اپنے پہلے Air Ship کی کامیاب پرواز کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایک 420 فٹ طویل سلنڈر تھا جو ایک المونیم فریم سے جڑا ہوا تھا اس Air Ship میں گیس کے 17 تھیلوں میں 4 لاکھ کیوبک فٹ ہائیڈروجن گیس بھری تھی۔ جسے 14 ہارس پاور کے دو ڈیملر انجن اڑا رہے تھے۔

19 جون 1910ء کو Zeppelin نے پہلی مسافر بردار کمرشل سروس کا آغاز کیا اور یہ سروس 1914ء تک جرمنی میں مقامی سطح پر جاری رہی۔ تاہم ان میں صرف چند مسافروں کی جگہ ہوتی تھی۔

پہلی جنگ عظیم شروع ہوتے ہی زیپلن جہاز فوجی کنٹرول میں آگئے اور انہیں تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوائی حملے کیلئے استعمال کیا گیا۔ یہ ہوائی حملہ جرمنی نے لندن پر بم برسا کر کیا تھا۔

جنگ کے پہلے ہی سال انگلستان پر متعدد فضائی حملے کئے گئے لیکن جرمنی نے بہت نقصان اٹھایا۔ اور زیپلن کے درجنوں طیارے انگلستان کی ہوامار توپوں کا نشانہ بن گئے۔

زیپلن 1917ء میں فوت ہوا۔ اس کی موت کے کوئی بیس برس بعد عظیم ترین کوہ پیکر جہاز Hindenburg تیار ہوا یہ 800 فٹ لمبا ہیبت ناک طیارہ 180 میل کی رفتار سے اڑ سکتا تھا لیکن ایک حادثہ کی نذر ہو گیا۔ ہوا یوں کہ اس کی 67 لاکھ مکعب فٹ ٹینکیوں میں بے ضرر گیس کی بجائے نہایت اشتعال پذیر ہائیڈروجن گیس بھردی گئی یہ طیارہ مئی 1937ء میں لیک ہرسٹ پر اتر رہا تھا کہ آگ لگ گئی اور اس میں 3 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اس سے بھی زیادہ ہلاکت خیز حادثہ برطانوی ہوائی جہاز آر 101 کو پیش آیا۔ یہ افتتاحی پرواز پر ہندوستان کیلئے روانہ ہوا اور فرانس کے قریب حادثہ کی نذر ہو گیا۔ جس میں 48 افراد ہلاک ہو گئے۔

آہستہ آہستہ لوگوں نے Air Ship پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیا اور یوں فضائی تاریخ کا ایک باب ختم ہو گیا۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی مین بازار۔ نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

اللہ کا فضل، امام کی دعا، ڈاکٹر کی دوا - یہی تین نکات ہیں ضامن شفاء ☆ تشخیص، علاج، ادویات - اعلیٰ معیار اور دعا کے ساتھ

ٹانسلز کا مؤثر ترین علاج
گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد، گلے کے غدودوں کی بار بار آنے والی انفیکشن، درد بخار کیلئے ایک نہایت کامیاب علاج۔ اس کو آپریشن سے پہلے ضرور استعمال کریں۔
(1)GHP-383/GH-SPL
(2) GHP-67/GH-SPL

موٹاپا۔ پیٹ کم کرنے کا علاج
موٹاپا یعنی جسم میں زائد چربی جمع ہو جانا، وزن بڑھنا، کولہے اور پیٹ کا بڑھ جانا موٹاپے کی وجہ موروثی ہو یا غدود کے ناقص فعل سے۔ یہ ادویات جسم کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر موٹاپا، وزن اور پیٹ کم کرنے کیلئے بے ضرر اور مؤثر علاج ہے۔
(1)GHP-313/GH-SPL
(2) GHP- 139/GH-SPL مردوں کیلئے
GHP-140/GH-SPL عورتوں کیلئے

بواسیر کا زود اثر علاج
نئی یا پرانی بواسیر، خونی یا بادی بواسیر، اندرونی یا بیرونی بواسیر، مسے، فشر، ناسور، خارش، جلن یعنی ہر قسم کی بواسیر کا بلا آپریشن مفید ترین علاج ہے۔ مسلسل کئی ماہ استعمال کرنا ضروری ہیں۔
(1) GHP-332/GH-SPL (قطرے)
(2) GHP-32/A.B.T (گولیاں)
اگر شدید قبض ہو تو GHP-28/P.M.T گولیاں اس کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کا مفید ترین علاج
اعصابی تناؤ، ذہنی پریشانی کو کم کرنے، دل کو سکون دینے خون کی نالیوں میں کشادگی پیدا کرنے، خون میں زائد چربی کی مقدار اور گاڑھا پن کو کم کرنے نیز ہائی بلڈ پریشر کو آہستہ آہستہ نارمل سطح پر لانے کیلئے بے ضرر اور مفید علاج ہے۔
(1) GHP-348/GH-SPL (قطرے)
(2) GHP-48/A.H.T (گولیاں)

شوگر۔ ذیابیطس کا بہترین علاج
خون یا پیشاب میں شکر کی مقدار کا بڑھ جانا، پیشاب زیادہ اور بار بار آنا، پیاس زیادہ لگنا، بھوک خوب لگنے کے باوجود طاقت اور وزن گھٹتے رہنا۔ جرمنی و فرانس کے ہومیو ادویات سے تیار کردہ یہ دوا لبلبے کی انسولین پیدا کرنے کی قدرتی صلاحیت کو مستقل بنیادوں پر ابھارنے اور خون میں شکر کے توازن کو درست رکھنے کیلئے مفید ترین علاج ہے۔
(1) GHP-314/GH-SPL قطرے
(2) GHP-14/A.B.T گولیاں

ناک کی تکالیف کا مؤثر علاج
نزلہ، زکام، ناک کی جھلی کی سوزش، پھول جانا، سکڑ جانا (رائی نائی ٹس) ہڈی کا ٹیڑھا پن، بد گوشت، بتوڑی، گلٹی، ناک میں کھرنڈ جمنا، سونگھنے کی حس نہ رہنا (سائی نیو سائی ٹس) یعنی ناک کی جملہ دیرینہ امراض کا بہترین علاج ہے۔
(1) GHP-254/GHP-SPL (2) GHP 67/GP-SPL
ان سب کی رعایتی قیمت
150/ =120ml/GR 50/ =25mL/GR

گردے و مثانے کی تکالیف اور پتھری کا مؤثر ترین علاج
گردے و مثانے میں فاسفیٹ، اموئیم، میگنیشیم اور کیلشیم خاص طور پر کیلشیم آگزیلیٹ سے انفرادی طور پر یا ان سے مل جل کر بنی ہوئی ہر قسم کی پتھریوں کو گردے یا مثانہ میں کیمیائی اثر سے آہستہ آہستہ گھلا کر یا ریزہ ریزہ کر کے پیشاب کے ذریعہ ذرات کی شکل میں خارج کر دیتی ہے اور علاج کے بعد مزید پتھریوں کے بننے کے عمل کو روکنے کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے علاوہ گردے و مثانے کے جملہ امراض، درد، ورم، سوزش، سوجن اور جلن وغیرہ دور کرنے کیلئے انتہائی مؤثر ترین علاج ہے۔
(1) GHP-306/GH-SPL(2) GHP- 6/A.B.T

پتے کی تکالیف اور پتھری کا مؤثر علاج
پتے کی پتھریوں کو تحلیل کرنے کیلئے بہترین قدرتی علاج ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ صفراء کے کیمیائی مادے متوازن کر کے پتے کی ہر قسم کی پتھریوں اور ان کے ٹکڑوں کو آہستہ آہستہ گھلا کر بغیر کوئی نقصان پہنچائے معدے کے ذریعہ باہر نکال دیتی ہے اور آپریشن سے بچا لیتی ہے نیز پتے جگر کی سوجن کو دور کر کے آئندہ پتھری بننے کے امکانات کو ختم کرتی ہے۔
(1)GHP-310/GH-SPL (2) GHP-10/A.H.T

اس کے علاوہ جرمن سیل بند مفرد و مرکب ادویات مدر ٹنکچرز، سُچی بوٹی، کاکیشیا سپیشل، ٹنی بر سپیشل اور آپ کی ضرورت کے مطابق جملہ ہومیو پیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں

تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے تجربہ کار ہومیو پیتھک ڈاکٹرز موجود ہیں
نئے سال کا کیلنڈر اور کتابچہ "صحت اور علاج" مفت حاصل کریں
"تعطیل بروز جمعۃ المبارک"

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460 فیکس: 047-6212217

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی
فون: 047-6211399-6005666
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ
فون: 047-6212399-6005622

خبریں

مریکی تشویش مسترد، ایران سے گیس لیں گے

پاکستان نے نائب وزیر خارجہ رچرڈ باؤچر کے ایران گیس پائپ لائن منصوبے کے خلاف بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان اس منصوبے کی تکمیل اور ایران کی گیس پاکستان اور بھارت تک منتقلی کیلئے پرعزم ہے۔ پاکستان کی دفتر خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم نے کہا کہ ایران گیس پائپ لائن منصوبے پر ہم شفاف اور واضح موقف رکھتے ہیں اور ملک کی توانائی کی ضروریات کیلئے ایران کی گیس ہماری پہلی ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں توانائی کی فراہمی پر امریکی عہدیدار کا تبصرہ نامناسب ہے اور پاکستان کے مفادات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

چیف جسٹس کے بھانجے کے گھر پر حملہ

کوئٹہ میں چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کے بھانجے کے گھر رات گئے مسلح افراد نے گھس کر توڑ پھوڑ کی اور اہلخانہ کو ہراساں کیا۔ ان مسلح افراد نے ان کی والدہ کو پستول کی نوک پر کمرے سے باہر نکالا تو انہوں نے باتھ روم کے باہر کی سمت کھلنے والے دروازے سے ہوائی فائرنگ کی جس پر وہ فرار ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ نامعلوم افراد نے کوئی چیز چوری نہیں کی تاہم سارے گھر کی تلاشی لیتے رہے وہ اپنی باتوں اور حلئے سے خفیہ ایجنسیوں کے اہلکار لگتے تھے۔

کابل میں پولیس بس پر خودکش حملہ 47 ہلاک

افغانستان کے دارالحکومت کابل میں پولیس بس کے اندر خودکش حملے کے نتیجے میں 47۔ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ بس میں زیرتربیت پولیس اہلکار سوار تھے۔ دھماکہ اتوار کی صبح 8 بجکر 10 منٹ پر ہوا۔ قریبی ہسپتال کے ڈاکٹر نے بتایا کہ ابتدائی طور پر 18 لاشیں ہسپتال پہنچائی گئیں۔ درجنوں زخمیوں میں سے متعدد کی حالت تشویشناک ہے۔ طالبان نے خودکش حملے کی ذمہ داری قبول کرلی۔

جلاوطن قیادت کو پاکستان واپسی پر ڈی پورٹ کیا گیا تو ایکشن لیں گے

جلاوطن قیادت کو وطن واپسی پر ڈی پورٹ کئے جانے کی صورت میں یورپی یونین نے سخت ایکشن کا عندیہ دے دیا ہے اور کہا ہے کہ یورپی یونین پاکستان میں جمہوریت کی بحالی، یونیفارم کے ایشو پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ آئندہ انتخابات صاف شفاف نہ ہوئے تو پاکستان کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

نکاح

مکرم محمد شریف منور صاحب گلشن کالونی فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم شاہد شریف صاحب فیصل آباد کے نکاح کا اعلان مکرمہ سعدیہ کوثر احمد صاحبہ بنت مکرم نثار احمد صاحب 94۔ وندھم ایونیو نیوڈیگنٹن کرائے ڈن یوکے کے ساتھ محترم محمد آصف خلیل صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے مورخہ 4 مئی 2007ء کو پانچ ہزار پونڈ حق مہر پر بیت الفضل فیصل آباد میں کیا۔ مکرم شاہد شریف صاحب اور مکرمہ سعدیہ کوثر احمد صاحبہ مکرم شیخ شریف احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ مومن کے نواسے اور نواسی ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

اپنی اولاد کی تربیت کریں

ضرورت ہے
سونی سائیکل انڈسٹری میں درج ذیل شعبوں کیلئے ورکرز کی ضرورت ہے
1 سیلز مین SALES MAN
2 سائیکل فٹر CYCLE FITTER
3 ٹرنر TURNER
4 ہیلپر HELPER
سونی سائیکل انڈسٹریز لاہور
رابطہ فون: 042-7142093-7142613: 7142610-0321-9478889

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ونٹیج ٹیبل ڈائز، کوشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

مائیکرو نظر بذریعہ کمپیوٹر کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
ڈاکٹر نعیم احمد
نعیم آپٹیکل سروس
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

ضرورت ہے
ایک ملٹی نیشنل کمپنی (کنسلٹنگ انجینئرنگ) کے مقامی دفتر واقع لاہور میں ایک آفس منیجر/سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم: سائنس گریجوایٹ، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال میں مہارت، ٹائپنگ سپیڈ کم از کم 40wpm، اکاؤنٹ کی تعلیم اور تجربہ ہو تو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب قابلیت
رابطہ فیکس: 042-5845532
ای میل: tamalik44@yahoo.com

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف =/13900-75 ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکروویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

خوشخبری
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
عثمان الیکٹرونکس
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج، فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر، اے سی، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔ لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T.V پلازمہ T.V، LCd، مائیکروویو اوون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف -/200 روپے میں اور بجلی کا بل بچائیں 20%
طالب دعا: مقصود احمد ساجد
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

ربوہ میں طلوع وغروب 19 جون

طلوع فجر	3:20
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:19

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہضم۔ معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
ناصر دواخانہ ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434 Fax:6213966

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: نذیر احمد حفیظ احمد
دلہن جیولرز
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 049-4423173 047-6214510

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD